☆۔ایمان واسلام۔☆

(۹)

جزوی اسلام کا نتیجہ

ابوعبداللہ

(ہمارا عزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم الله،الحمد لله، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

بڑی غلط فہمی: قرآنی احکامات کومن وعن نہ ماننے کی وجہ سے الا ماشاءاللہ مسلمانوں کی اکثریت دین کے ہر شعبہ میں ہی اصل راہ سے ہٹ چکی ہے۔ مذکورہ موضوع کی بابت بھی الا ماشاءاللہ اکثریت بڑی غلط فہمی کا شکار ہے اور بے جا خوش فہمیوں میں مبتلا ہوکر دنیا اور آخرت دونوں داؤ پر لگا چکی ہے۔ یہ مختصر تحریر اسی بھنور سے نجات کی ایک منفرد کاوش ہے۔

پورا دین: انسان کی نجات اوامرونواہی پر مشتمل پورے دین (نظریات، عبادات، معاملات، اخلاقیات، دعوت دین، اور معاشیات) کواختیار کرنے میں ہے، جبکہ ابلیس نے مسلمانوں کو جزوی اور ادھورے دین (ذکراذکار، عبادات یا معاملات واخلاقیات.....) پر مطمئن کردیا ہے۔ دین کے اس ادھورے تصور سے دنیاوآخرت دونوں کا نقصان ہوا ہے۔آخرت کا نتیجہ تو بعد میں آئے گا، لیکن ہمارے اخلاقی بگاڑ کی وجہ سے معاشرتی سطح پر بہت برے اثرات مرتب ہوئے ہیں، جو اسلام کی بدنامی کا باعث بنے ہیں۔ دنیا میں ایک ارب سے مسلمان زائد ہونے کے باوجود بھی عزت نام کی کوئی چیز ہمارے پلے نہیں۔ اسلئے معاملے کی نزاکت کو سمجھنے اور فوراً تائب ہوتے ہوئے پورے دین کو اختیار کرنا انتہائی ناگزیر ہے۔

پروردگار کا مطالبہ

پورے کا پورا دین: اللہ تعالیٰ نے جزوی احکامات پر عمل کرنے کی بجائے اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونے کا حکم دیا ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۝﴾ (البقرہ،آیت:208)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو، بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔“

یہاں جزوی دین کی بجائے پورے اسلام کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کردیا گیا

ہے کہ پورے دین کواپنانے کی بجائے جزوی دین اپنانا درحقیقت شیطان کے نقش قدم کی پیروی کرنا ہےاورساتھ ہی یہ یاددہانی بھی کرادی گئی ہے کہ شیطان ہمارا کھلا دشمن ہے نہ کہ دوست۔تو پھراسکی بات مان کراس سے دوستی کیوں بڑھائی جائے؟۔اگرکسی نے فلاح کی راہ اختیار کرنی ہوتو بات ہر لحاظ سے واضح کردی گئی ہے۔

ادھورے دین کواپنانے کانتیجہ: ہمارے امتحان کی بنیاد فائدے ونقصان پر ہے،اللہ نے یہ دیکھنا ہے کہ کون اخروی مفادات کو پہلی جبکہ دنیوی مفادات کو دوسری ترجیح پر رکھتے ہوئے دنیا کا نقصان تو برداشت کرلیتا ہےلیکن دنیا کے فائدے کی خاطر آخرت داؤپرنہیں لگا تا۔دنیوی مفادات کی خاطرکُلّی دین کی بجائے جزوی دین کواپنانا،یعنی اگرکوئی دینی تقاضا دنیامیں نقصان کا موجب بنتا نظرآئےتو دین کی بجائے دنیوی تقاضوں کوترجیح دینا کتنابڑا خسارہ ہے،ملاحظہ کیجئے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّعۡبُدُ اللّٰہَ عَلٰی حَرۡفٍ ۚ فَاِنۡ اَصَابَہٗ خَیۡرُۨ اطۡمَاَنَّ بِہٖ ۚ وَ اِنۡ اَصَابَتۡہُ فِتۡنَۃُ ۨانۡقَلَبَ عَلٰی وَجۡہِہٖ ۚ خَسِرَ الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃَ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۱﴾﴾(الحج۔11)

''لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ اللہ کی بندگی کرتے ہیں کنارے کنارے رہ کر،تو اگر(دین اپناتے ہوئے) بھلائی مل رہی ہوتو مطمئن رہتے ہیں اور اسکے برعکس اگرمصیبت آجائے تو اپنے چہرے(دین سے) پھیر لیتے ہیں۔خسارہ اٹھالیا(ایسے لوگوں نے)دنیا کا بھی اورآخرت کا بھی،یہ ہے خسارہ بالکل کھلم کھلا۔''

یہاں اہل فکرکیلئے مذکورہ بات بالکل کھول کر بیان کردی گئی ہے کہ دین کوئی مذاق نہیں کہ جتنا جی نے چاہااپنالیااور جسے چاہانظرانداز کردیا،نجات کیلئے ضروری دین سارے کاسارااختیارکرنا ہے۔تادمِ مرگ اللہ کی حدود پر پہرہ دینا ہے۔

اسی ضمن میں اہل کتاب جنہوں نے اُن پرنازل کردہ شریعت(تورات وانجیل) کواپنی من مرضی کے تابع کرکے موم ناک بنالیا تھا۔جواحکام راس(Suit) آتے ان پرعمل کرلیتے اور جوراس نہ آتے انہیں ترک کردیتے۔

امت مسلمہ کی اصلاح اوراس ہلاکت سے بچانے کیلئے اُنکے مذکورہ طرزِعمل کو ہمارے لئے قرآن میں واضح کرکے پروردگار نے یوں تنبیہ نازل فرمائی:

﴿ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾(سورۃ البقرہ:2: آیت:85)

''کیا تم مانتے ہو کتاب کے بعض حصے کو اور انکاری ہوتے ہو بعض حصے سے۔تو کیا بدلہ ہوسکتا ہے ایسے شخص کا جو تم سے اس طرزِعمل کو اختیار کرے،سوائے اس کے دنیاوی زندگی میں ذلیل وخوار ہو اور بروز قیامت لوٹا دیا جائے شدید عذاب کی طرف۔اور اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے غافل نہیں۔''

بات بالکل واضح ہے جس میں کوئی ابہام نہیں۔لیکن الا ماشاءاللہ اکثریت اسکے برعکس ہے۔افسوس کہ ہمیں ان حقائق پر یقین نہیں آتا اور ابلیس نے ہمیں بے جا خوش فہمیوں میں مبتلا کردیا ہے۔لیکن جان نکلتے ہی قرآن کے تمام حقائق ہم پر کُھل جاتے ہیں،اس وقت ہمیں سب سمجھ آجاتی ہے۔لیکن اس وقت سمجھنے کا کیا فائدہ۔!

نوٹ: اس ضمن میں یہ حدیث کہ صحابہؓ کے بعد آنے والے لوگ اگر دین کے دسویں حصے پر بھی عمل کرلیں تو نجات یافتہ ہوجائیں'ضعیف' ہے۔ویسے بھی یہ بات قرآن کے احکامات کے خلاف ہے۔

آج کا مسلمان: ٹوپی،امامہ،لباس کا اہتمام،تسبیح ہاتھ میں لیکن ساتھ ہی ساتھ لوگوں کی حق تلفی بھی جاری ہے،امانت میں خیانت، بدعہدی،لوگوں کے ساتھ زیادتی وناانصافی ،رزق حرام، دھوکہ دہی، جھوٹ، ملاوٹ، رشوت بھی جاری ہے۔دوسری طرف وہ دنیادار لوگ ہیں ،جن کے معاملات تو قدرے بہتر ہیں لیکن عبادات کی پرواہ نہیں......اسی طرح ہمارے رسم ورواج،تقریبات: شادی بیاہ،مرگ..... عموماً شیطان کی راہ پر ہیں،جو کہ سب خسارہ ہے۔مذکورہ دونوں رجحانات چونکہ معاشرتی کلچر کا حصہ بن چکے ہیں،اسکی جڑیں گہری ہوچکی ہیں۔اسلئے نہ تو مذہبی لوگ مسجد سے باہر

والے اسلام کو دین میں داخل کرنے کیلئے تیار ہیں اور نہ ہی دنیادار لوگ مسجد والے دین کو پسند کی نظر سے دیکھنے کیلئے آمادہ ہیں۔!

ضروری پورا دین: وہ دین جسے سارے کا سارا اختیار کرنا ضروری ہے، جس میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا جا سکتا وہ: اوامر و نواہی یعنی فرض و واجب اور حلال و حرام پر مبنی احکامات ہیں جو (ایمانیات، عبادات، اخلاقیات، معاملات، دعوت دین اور معاشیات) پر مشتمل ہیں۔ ان میں کہیں جہالت سے خطا، بھول چوک ہو جائے تو فوراً معافی کے ذریعے اللہ کی طرف پلٹنا ہے۔ لیکن دانستہ طور پر کسی بھی بڑی نافرمانی کو اختیار کر کے اس پر قائم ہو جانا ایمان کے منافی اور ہلاکت کا باعث ہے، جس سے فوراً تائب ہونا ہے۔ پروردگار نے مذکورہ حوالے سے حقیقی اہل ایمان کے طرزِ عمل کی نشاندہی یوں کی:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ وَ اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ۝﴾ (اعراف:201-202)

''یقیناً وہ لوگ جو تقویٰ پر ہیں، جب انہیں چھوتا ہے شیطان (یعنی شیطان وسوسہ اندازی کرتا ہے) تو وہ کانپ جاتے ہیں، تو فوراً ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ (اسکے برعکس) جو بھائی ہیں شیاطین کے انہیں وہ شیاطین کھینچتے ہیں گمراہی کی طرف، پھر وہ کوئی قصر نہیں چھوڑتے۔''

یعنی برائی پر قائم رہنا تو دور کی بات ہے، اہل ایمان تو برائی کے خیال سے ہی کانپ اٹھتے ہیں۔ اللہ ہماری اصلاح فرمائے اور جلد از جلد صحیح معنوں میں پورے کے پورے اسلام کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	قلب کی حالتیں
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتلِ ناحق	12	خضاب کی شرعی حیثیت
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں

﴿آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغامِ حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

نوٹ: قرآن وسنت کو من وعن بیان کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے، لیکن انسان کی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے کہیں بھی کوئی بات قرآن وسنت سے عدم مطابقت پر نظر آئے تو ہمیں مطلع کریں، اگر واقعتاً ایسا ہی ہوا تو انشاء اللہ فوراً رجوع کریں گے۔ اللہ ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ (آمین)